UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Advanced Level

URDU **9686/02**

Paper 2 Reading and Writing **October/November 2013**

1 hour 45 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

8873458378

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.
Write your answers in **Urdu**.
You should keep to any word limit given in the questions.
Dictionaries are **not** permitted.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دی گئی ہدایتوں پر عمل کریں۔
جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔
اسٹیپل ، پیپر کلپ، ہائی لائٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔
لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔
اپنے جوابات اردو ہی میں لکھیں۔
آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر ہونا چاہیئے۔
اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتّھی کر دیں۔
اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **5** printed pages and **3** blank pages.

© UCLES 2013

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

www.theallpapers.com

Section 1

مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

یہ کہاوت مشہور ہے کہ ''دیانت داری بہترین اصول ہے''۔ ہر مذہب اور کلچر میں یہ اصول مانا جاتا ہے کہ سچ بولنا اچھا ہوتا ہے اور جھوٹ بولنا بُری بات ہے چاہے اس میں کتنا ہی فائدہ کیوں نہ ہو۔ بچپن میں ہمارے والدین، بزرگ، اساتذہ، اس بات پر بہت زور دیتے ہیں کہ سچ بولنا ہمیشہ اچھی بات ہے جب کہ جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ اس کی وضاحت کے لیے بچوں کو ایسی کہانیاں بار بار سنائی جاتی ہیں جن میں سچ بولنے کی اچھائی اور جھوٹ بولنے کی بُرائی پر زور دیا گیا ہے۔

اس کہاوت کے حق میں بہت ساری سبق آموز کہانیاں پڑھنے کے لیے ملتی ہیں۔ انڈیا میں یہ کہانی مشہور ہے کہ ایک کسان دریا میں نہا رہا تھا کہ اچانک اس کی کلہاڑی پانی میں گرِ گئی۔ بڑی کوششوں کے باوجود وہ کلہاڑی اسکو نہیں مل سکی۔ کسان نے دعا مانگنی شروع کردی۔ تھوڑی دیر بعد ایک جن آ گیا اور کہنے لگا ''دوبارہ پانی میں جاؤ'' پہلی بار سونے کی کلہاڑی ملی۔ جن نے کہا دیکھو بھائی تم بہت خوش قسمت ہو، یہ بہت قیمتی چیز ہے بازار جاؤ اور اسے بیچ کر لاکھوں روپے کماؤ۔ مگر کسان نے اس کو لینے سے انکار کر دیا۔ دوسری بار چاندی کی کلہاڑی ملی مگر کسان نے پھر انکار کر دیا۔ آخر کار اس کو اپنی پرانی لوہے کی کلہاڑی مل گئی۔ کسان نے کہا کہ یہ میری ہے۔ کسان کی دیانت داری سے جنِ بہت متاثر ہوا اور اسے سونے اور چاندی کی کلہاڑیاں انعام کے طور پر دے دیں۔ ہر معاشرے میں اس قسم کی سبق آموز کہانیاں سننے کو ملتی ہیں۔

دیانت داری کے متعلق بعض اوقات ہم یہ بھی سنتے ہیں کہ " دھوکے بازی سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔" اس کا جیتا جاگتا ثبوت چند سال قبل پیش آنے والے واقعات ہیں۔ جن میں کرکٹ کے کچھ کھلاڑیوں نے جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کیں کہ سٹّہ باز ان پر شرط لگا سکیں۔ کسی نہ کسی طریقے سے اس دھوکے بازی کا پول کھل گیا اور مجرم کھلاڑیوں کو سخت قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑا مگر سٹّہ باز صاف بچ گئے۔ دوسری مثال تعلیم کے شعبے میں ملتی ہے۔ آج کل چند ممالک میں کچھ طالب علموں کے لکھے ہوئے مضامین انٹرنیٹ سے براہ راست نقل کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ کچھ نقل کرنے والے اس قدر بے وقوف ہوتے ہیں کہ وہ استاد کو دینے سے پہلے اپنے مضمون سے انٹرنیٹ کی ویب سائیٹ کا نام تک نہیں مٹاتے! اب مختلف تعلیمی ادارے ایسے مضامین کی چھان بین کر رہے ہیں تا کہ نہ صرف نقل کرنے والوں کے تمام امتحانات منسوخ کئے جاسکیں بلکہ ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی بھی کی جاسکے۔

www.theallpapers.com

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

اصول ۔ وضاحت ۔ باوجود ۔ انکار ۔ براہ راست

[5]

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف الفاظ لکھیے۔

مشہور ۔ نہانا ۔ اچانک ۔ بعض اوقات ۔ بے وقوف ۔

[5]

۳۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

[ہر سوال کے بعد دیے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیے جا سکتے ہیں۔]

(کُل ۱۵ + ۵ = ۲۰ مارکس

ا: تمام مذاہب اور کلچر کن باتوں پر متفق ہیں؟ تین باتیں لکھیے۔ [3]

ب: عبارت کے مطابق سبق آموز کہانیوں سے کیا مراد ہے؟ تین باتیں لکھیے۔ [3]

ج: کسان کی کس بات سے جن بہت متاثر تھا اور پھر اس نے کیا کیا؟ [2]

د: کھلاڑیوں کے حوالے سے دی گئی مثال کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس کی وضاحت کیجیے۔ [3]

ہ: کن طلبا کو بے وقوف کہا گیا ہے اور ان کے خلاف کیا ہو سکتا ہے؟ [4]

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

www.theallpapers.com

Section 2

مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

ماں کی گود میں ہی ہمیں سچائی اور دیانت داری کی اہمیت کا احساس دلایا جاتا ہے۔ سکولوں اور مساجد میں بھی اسی سبق پر زور دیا جاتا ہے۔ بے شک سچ بولنا اور دیانت داری سے پیش آنا بُری باتیں نہیں ہیں مگر بعض حالات کسی مصلحت کی بناء پر جھوٹ بولنے سے سچ بولنا زیادہ نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ چند صورتوں میں سفید جھوٹ بولنا جائز ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص آپ کے دروازے پر آکر پوچھتا ہے "میں قاتل ہوں آپ کے پڑوس والے کو قتل کرنے آیا ہوں، وہ کہاں ہے؟" تو اس صورت میں جھوٹا جواب دینا مناسب ہوسکتا ہے۔ اگرچہ یہ مثال تو سنسنی خیز ہے لیکن لوگوں کو سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔

موجودہ دور میں نئی ٹیکنالوجی نے نہ صرف ہماری زندگیوں میں انقلاب برپا کردیا ہے بلکہ ہمارے سوچنے کا انداز بھی بدل دیا۔ صرف بیس سال پہلے ہر کوئی موسیقی یا فلم خریدنے کے لیے دکان پر جایا کرتا تھا اور پیسے دے کر اپنی پسند کی چیز لیجاتا تھا۔ اب انٹرنیٹ کی بدولت ہزارہا ایسی ویب سائٹ موجود ہیں جن سے لوگ اپنی پسند کی موسیقی یا فلمیں مفت میں حاصل کرلیتے ہیں۔ اسے وڈیو کی چوری کہتے ہیں اور یہ کام غیر قانونی ہے مگر اکثر نوجوان اسے چوری نہیں سمجھتے جب کہ ان کے والدین کے خیال میں یہ بہت بُری بات ہے۔ لیکن اگر آپ انہی والدین سے یہ سوال کریں کہ کیا آپ اپنے دفتر سے قلم یا کاغذ کبھی اٹھا کر گھر نہیں لائے تو اکثر (یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہے ہیں) کہہ دیں گے کہ جی ہاں۔ اس میں کیا ہرج ہے؟

اس مثال سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ لوگ ایک جیسے نہیں، کسی بات کو اگر کچھ لوگ جائز سمجھتے ہیں تو ممکن ہے کہ دوسرے لوگ اسے ناجائز سمجھیں گے۔ پرانے زمانے میں ہر شخص چاہے اس کا تعلق کسی بھی طبقے سے ہو وہ مذہبی اصولوں کا ضرور پابند ہوتا تھا اور اگر کوئی ان اصولوں کی خلاف ورزی کرتا تو اس کو سزا ملتی تھی۔ آج کل تو صورت مختلف ہے۔ ہر شخص کے اپنے اپنے اصول ہیں اور لوگ کسی ایک بات پر بہت کم اتفاق کرتے ہیں۔

www.theallpapers.com

۴۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے **الفاظ میں** لکھیے۔

[ہر سوال کے بعد دیئے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیے جا سکتے ہیں۔]

ا: ہماری دیانت داری کی ابتدائی تعلیم ہمیں کیسے ملتی ہے؟ [2]

ب: مصنف نے قاتل کی مثال کیوں دی؟ وضاحت کیجیے۔ [2]

ج: عبارت کے مطابق موجودہ دور میں خریداری کے انداز میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟ [2]

د: نوجوانوں کے رویے کے متعلق نئی ٹیکنالوجی کا کیا کردار ہے؟ [3]

ر: والدین کے بارے میں مصنف کی کیا رائے ہے اور کیوں؟ [3]

س: آج کل پرانے زمانے کے مقابلے میں لوگوں کی سوچ میں کیا تبدیلی آئی ہے؟ [3]

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

۵۔ (الف) دونوں اقتباسات کی روشنی میں سچ اور جھوٹ کے متعلق دیے گئے خیالات کا موازنہ کیجیے۔ [10]

(ب) آپ کی رائے میں جھوٹ بولنا کب جائز ہو سکتا ہے؟ [5]

سوال کے دونوں حصوں کے جواب مجموعی طور پر ۱۴۰ الفاظ پر مشتمل اردو میں لکھیے۔

[اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے ۵ مارکس تک دیے جا سکتے ہیں: [5]]

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

www.theallpapers.com

BLANK PAGE

www.theallpapers.com

BLANK PAGE

© UCLES 2013

www.theallpapers.com

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

www.theallpapers.com